شاہ حاتم

حالات و کلام

مرتبہ
ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار

مکتبہ خیابان ادب ۳۹- چیمبرلین روڈ
لاہور

شیخ ظہور الدین دہلوی

المعروف بہ

شاہ حاتم

حالات و کلام

☆

مرتبہ

ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار

ایم ۔ اے ۔ پی ایچ ۔ ڈی

لیکچرار شعبۂ اردو ، یونیورسٹی اورینٹل کالج ، لاہور

مطبع — جدید اردو ٹائپ پریس ، لاہور

طباعت — ١٩٦٣ع

تعداد — ٥٠٠

قیمت — پندرہ روپے

مندرجات

۱- دیباچۂ مرتب	د ـ ص
۲- حالات زندگی	۱—۳۸
۳- شخصیت	۳۸—۵۰
۴- حاتم کا کلام	۵۰—۵۷
۵- ماخذ	۵۷—۵۸
۶- دیباچۂ دیوان زادہ	۶۰—۶۴
۷- انتخاب کلام	۶۵—۳۲۸

دیباچہ

سات آٹھ برس قبل کی بات ہے جب راقم یونیورسٹی ریسرچ سکالر کی حیثیت سے یونیورسٹی لائبریری میں کام کر رہا تھا، شاہ حاتم کے دیوان زادہ کا قلمی نسخہ نظر سے گزرا۔ یہ نسخہ کرم خوردہ تھا۔ ابتدا میں ناقص اور آخر میں نا مکمل، لیکن کلام کے ساتھ سنین کا التزام دیکھ کر مجھے اس نسخے سے دلچسپی پیدا ہو گئی۔ چونکہ میرا موضوع تحقیق ''اردو شاعری کا سیاسی اور سماجی پس منظر'' تاریخی نوعیت کا تھا اس لیے میری یہ دلچسپی بڑھتی ہی گئی۔ اسی زمانے میں مخدومی قاضی عبدالودود صاحب بیرسٹر پٹنہ بھی یہاں تشریف لائے۔ ان کے نیاز حاصل ہوئے۔ انہوں نے بھی دیوان زادہ کے دیگر نسخوں کے مقابلے میں (جو علی گڑھ، رام پور، لندن وغیرہ میں ہیں) پنجاب یونیورسٹی کے اس نسخے کو بہت اہم بتایا۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ اس نسخے میں شاعر کا آخر عمر کا کلام بھی موجود ہے۔ شاہ حاتم کے سال وفات کے بارے میں اختلاف ہے۔ اس اختلاف پر تفصیلی بحث آگے آئے گی۔ لیکن حاتم کا یہ آخری کلام اس سلسلے میں بہت مدد دیتا ہے۔ سعادت یار خاں رنگین (متوفی ۱۲۵۱ھ) کے بارے میں نواب مصطفیٰ خان شیفتہ نے لکھا ہے ''ازغرائب امور آنکہ می گفت دریں سال رخت بعدم آباد می کشم چوں سبب پرسیدہ آمد گفت سالہاست کہ بیخواست مصرع تاریخ فوت خود بر زبان آمدہ کہ دریں سال از آنجہانی شدن من خبر میدھد و قصۂ شاہ حاتم کہ شاعر مشہور است و اوستاد او بود نقل کرد کہ ہمبریں نمط ایشان را اتفاق افتاد۔'' (گلشن بے خار، صفحہ ۸۸)۔ شاہ حاتم کے سال وفات (۱۱۹۷ھ) کی غزلوں میں یہ پیشین گوئی بھی موجود ہے۔ اس اعتبار سے یہ نسخہ بہت اہم ہے۔ اندریں حالات میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اس نسخے کو مرتب کرنا چاہیے۔

شاہ حاتم کے کلام کا ایک انتخاب مولانا حسرت موہانی نے انتخاب سخن کے سلسلے میں ۱۹۲۰ء میں شائع کیا تھا۔ حسرت نے یہ انتخاب جس نسخے سے کیا اس کا سراغ نہیں مل سکا۔ ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور (مرحوم) نے ایک عرصہ پہلے انڈیا آفس والے نسخے کی تدوین کا کام شروع کیا تھا لیکن وہ یہ کام شاید اپنی گوناگوں مصروفیات کی وجہ سے نہ کر سکے۔ صرف دیباچہ لکھ کر رہ گئے جو پہلے ''ہندستانی'' میں اور بعد میں کتابی صورت میں چھپا۔ گویا میدان صاف تھا اور اس موضوع پر کام کرنے کی بڑی گنجائش تھی۔ چنانچہ ۱۹۶۰ء میں اپنے تحقیقی کام سے فارغ ہو کر میں نے یہ کام باقاعدگی سے شروع کر دیا۔ لیکن یہ میری بڑی جسارت تھی کہ ایک ہی نسخے (اور وہ بھی کرم خوردہ) سے تدوین کا یہ کٹھن کام سرانجام دوں۔ میرے وسائل محدود تھے اور دوسرے نسخوں تک رسائی وسائل کے بغیر مشکل تھی۔ تاہم چند احباب کے مشورے پر کام شروع کر دیا گیا۔ اور متن کے خاصے بڑے حصے کی تدوین کر لی گئی۔ کچھ کرم خوردہ اشعار اور کچھ لاینحل مقامات باقی رہ گئے جن کے لیے کسی دوسرے نسخے کی ازبس ضرورت تھی۔ لیکن یہ مشکل جلد حل ہوتی نظر نہ آئی تو مناسب یہ سمجھا کہ مکمل دیوان زادہ کی طباعت سے پہلے جتنا کلام صاف ہو گیا ہے اسے اورینٹل کالج میگزین میں بالاقساط چھاپ دیا جائے۔ چنانچہ فروری ۱۹۶۳ء سے یہ سلسلہ شروع ہوا۔

ایک دوسری جسارت میں نے یہ کی کہ دیوان زادہ کی مروجہ ترتیب بدل کر کلام کو تاریخی ترتیب (بہ حروف تہجی) سے مرتب کرنا شروع کیا۔ میری ناچیز رائے میں یہ صورت زیادہ مفید تھی۔ لیکن اس کی افادیت شاید اس صورت میں زیادہ نمایاں ہو سکے گی جب مکمل دیوان زادہ میرے مجوزہ منصوبے کے مطابق چھپ جائے۔ انشاءاللہ یہ مرحلہ بھی جلد طے ہو جائے گا۔

انتخاب کلام شاہ حاتم کی طباعت کے دوران میں نسخۂ رام پور کی نقل اور چند اور نامکمل نسخے انجمن ترقیٔ اردو کے کتب خانہ

(کراچی) سے دستیاب ہو گئے۔ افسوس ہے کہ اس انتخاب میں ان نسخوں سے زیادہ مدد نہ لی جا سکی۔ البتہ مکمل دیوان زادہ کی تدوین میں یہ نسخے بہت معاون ہوں گے۔ ان نسخوں کے لیے میں جناب مشفق خواجہ صاحب کا بہت ممنون ہوں۔ اکتوبر ۱۹۶۳ء میں انڈیا آفس والے نسخے کا مائیکرو فلم بھی حاصل ہو گیا۔ اگرچہ موجودہ مرحلے میں جب کہ انتخاب کلام کی آخری قسط مطبع میں تھی، اس سے استفادہ ممکن نہ تھا، تاہم آئندہ یہ ماخذ بھی مدد دے گا۔ میں اس تعاون کے لیے انڈیا آفس لائبریری کے منتظمین کا شکر گزار ہوں جنہوں نے میری درخواست پر چند ہفتوں میں یہ مائیکرو فلم فراہم کر دیا۔

پیش نظر انتخاب کلام کی تدوین کے سلسلے میں جن احباب و رفقاء نے میرا ہاتھ بٹایا میں ان کا بھی بہت ممنون ہوں۔ خصوصاً ڈاکٹر وحید قریشی اور خواجہ محمد زکریا کا جنہوں نے بعض مشکل مقامات کو حل کرنے میں پوری توجہ سے میرا ساتھ دیا۔ ان کے علاوہ حافظ مولانا نور الحسن، سید مشکور حسین یاد اور جناب ممتاز منگلوری جنہوں نے بعض مفید مشورے دیے۔ ایک شعر کے متعین کرنے میں جناب نصیر الدین ہاشمی (مرحوم) سے بھی مدد ملی جو خوش قسمتی سے گزشتہ سال لاہور آئے تھے۔ دیباچۂ دیوان زادہ (نسخۂ رام پور) کی نقل میرے دوست حامد خاں حامد نے فراہم کی۔ میں اپنے ان احباب کے خلوص و محبت کا تہہ دل سے ممنون ہوں۔

اگرچہ پیش نظر انتخاب کلام میں ترمیم و اضافے کی زیادہ گنجائش نہیں، تاہم تصحیح و اضافے کے سلسلے میں چند امور قابل توجہ ہیں:

تصحیح و اضافہ

۱- صفحہ ۵۷، مثنوی بہاریہ کے ضمن میں نسخۂ رام پور میں خاتمے کی یہ عبارت قابل ذکر ہے:

"کلیات فقیر کہ معہ اثاث البیت در ہنگامۂ شاہ درانی بغاوت رفتہ۔ دو

قطعۂ اخیر ازیں مثنوی در مسودہ بنظر نیامدہ بلکہ عکس رقص و دوہم غالبہ
کہ قریب یک صد بیت خواہد بود ۔ اگر از بعضے یاران کہ نقل ایں نوشتہ
بردند بدست مے آید خواہد رسانید ۔''

۲- صفحہ ٦٢ بعد ' (دیباچہ) "دھلی'' اور "مہاورہ'' اصل متن کے مطابق
رہنے دیا گیا ۔ یہاں دہلی اور محاورہ ہونا چاہیے ۔

۳- صفحہ ۵۷ ' سطر ۱۲ ' گیارھواں شعر یوں پڑھا جائے اور حاشیہ منسوخ
سمجھا جائے ۔

کھات چڑھ من ھرن لگا رہنے   دوڑدو بہ شکار جاتا ہے

۴- صفحہ ۹۸ ' سطر ۱٦ "کہہ کہہ'' کی بجائے "کہہ کہہ'' ۔

۵- ص ۹۷ آخری سطر "تندھی'' کی بجائے "تند ہے'' ۔

٦- ص ۱۰۲ ' دوسری غزل ' ردیف "القمری'' کی بجائے "اے قمری'' ۔

۷- ص ۱۰۳ ' س ۱۲ "نہیں'' کی بجائے "یہیں'' ۔

۸- ص ۱۱۱ ' س ۲۱ "ہوے'' — "ہوئے'' ۔

۹- ص ۱۱۴ ' س ۴ "بگھولے'' — "بگولے'' ۔

۱۰- ص ۱۱۴ ' س ۱۸ "کنہہ'' — "کنہ'' ۔

۱۱- ص ۱۳٦ ' س ۳ "ملک ملک'' — "مُلک (و) ملک'' ۔

۱۲- ص ۱۵۲ ' س ۵ "تاؤ'' — "ناؤ'' (ناؤں) ۔

۱۳- ص ۱۵۳ ' آخری سطر کے آخر میں "ہے'' اضافہ کیا جائے ۔

۱۴- ص ۱٦۹ ' س ۲۱ "خیال خواب'' — "خیال (و) خواب'' ۔

۱۵- ص ۱۹۹ ' س ٦ "مجھ کو'' — "مجھ دل کو'' ۔

۱٦- ص ۲۳۱ ' س ۱۵ ' "....بھلا آدمی ہو ' احسان کر'' — "....بھلا
آدمی ہوں ' احسان کر'' ۔

۱۷- ص ۲۷۳ ' س ٦ "کیجے'' — "کیجیے'' ۔

۱۸- ص ۲۷۳ ' س ۱۴ "پرچۂ نان'' — "پرچۂ نان'' ۔

۱۹- ص ۲۷۸ ' س ۱۳ "آنکھ'' کے بعد "تو'' اضافہ کیا جائے ۔

۲۰- ص ۲۷۸ ' س ۱۸ "تسکین'' — "تسکیں'' ۔

۲۱- ص ۲۸۳ ' س ۲۰ } "نحن و اقرب'' — "نحنُ اقرب'' ۔
ص ۳۰۴ ' س ۱